بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

ڈاکٹر صہیب حسن، لندن

مسلم علما کا عالمی اتحاد: تعارف اور قرار دادیں

'علماے مسلمین کا عالمی اتحاد' پچھلے سال ۱۱/ جولائی میں قائم کیا گیا تھا۔ تاسیسی اجلاس لندن میں منعقد ہوا تھا، جس میں برطانیہ اور عالم اسلام سے تین سو کے قریب مندوبین شریک ہوئے تھے۔ مقصد یہی تھا کہ اُمتِ مسلمہ کو پیش آمدہ مسائل میں علما رہنمائی دے سکیں اور کسی بھی داخلی یا خارجی دباؤ کے بغیر کلمہ حق کہتے رہنے کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ اتحاد کے اوّلین داعی شیخ محمد یوسف قرضاوی کو بالاتفاق صدر منتخب کیا گیا اور اُن کی معاونت کے لئے تین نائب صدور کا انتخاب عمل میں آیا جو اُمتِ مسلمہ میں موجود تین فقہی اور عقائدی رجحانات کی نمائندگی کر رہے تھے اور وہ تھے: موریطانیہ کے سابق وزیر عدل اور ایک عظیم علمی شخصیت شیخ عبداللہ بن بیہّ، تقریب بین المذاہب کی عالمی مجلس کے روحِ رواں ایران کے آیت اللہ محمد علی تسخیری اور سلطنتِ عمان کے شیخ احمد بن حمد خلیلی۔ مصر کے ایک مشہور وکیل اور صحافی جناب سلیم العواء کو سیکرٹری جنرل کا منصب دیا گیا۔ مندوبین میں سے ۲۰/ افراد پر مشتمل مجلس أمناء (ٹرسٹیز کونسل) ترتیب دی گئی جن میں مذکورہ پانچ افراد کے علاوہ مندرجہ ذیل افراد شامل ہیں:

⑥ شیخ فیصل مولوی (لبنان)
⑦ ڈاکٹر احمد العال (مصر)
⑧ شیخ عبداللطیف المحمود (بحرین)
⑨ ڈاکٹر احمد الریسونی (مراکش)
⑩ شیخ خالد المذکور (کویت)
⑪ ڈاکٹر علی قرہ داغی (قطر)
⑫ شیخ عبدالرحمٰن آل محمود (قطر)
⑬ ڈاکٹر صہیب حسن (برطانیہ)
⑭ شیخ احمد لیمو (نائیجیریا)
⑮ ڈاکٹر جمال بدوی (کینیڈا)
⑯ شیخ عصام الدین بشیر (سوڈان)
⑰ ڈاکٹر محمد ہیثم الخیاط (سوریا)
⑱ ڈاکٹر محمد عمر الزبیر (سعودی عرب)
⑲ ڈاکٹر محمد ہدایت (انڈونیشیا)
⑳ ڈاکٹر عمار الطالبی (تیونس)
㉑ ڈاکٹر بسام الصباغ (سوریا)

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ ساتھ ۳۰/افراد پر مشتمل مستشارین (ایڈوائزرز) کا بورڈ بھی تشکیل دیا گیا۔ اتحاد کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے مجلس اُمناء کے اب تک دو اجلاس بیروت میں ہوچکے ہیں۔ پہلا اجلاس ۱۸، ۱۹ نومبر ۲۰۰۴ء میں اور دوسرا اجلاس ۱۲، ۱۳ مئی ۲۰۰۵ء کو منعقد ہوا۔

مؤخر الذکر اجلاس میں تقریباً ۷۰ صفحات پر مشتمل 'میثاقِ اسلامی' کو متعارف کرایا گیا، جسے اتحاد کے منشور سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ اراکین کونسل کو میثاق کی ایک ایک شق پر بحث کرنے کے لئے کافی وقت درکار تھا، اس لئے طے کیا گیا کہ ایک ماہ کے اندر اندر تمام اراکین، سیکرٹریٹ کو اپنی آرا، تجاویز اور تصحیحات سے آگاہ کردیں گے تاکہ اس میثاق کو جلد از جلد آخری شکل دی جاسکے۔

اجلاس کے دوران کئی انتظامی اُمور پر بحث کی گئی، چند کمیٹیوں کی رپورٹیں گوش گزار کی گئیں اور پچھلی کاوشوں کا جائزہ لیا گیا۔ یہاں اختتامی بیان کے مندرجات پیش کئے جاتے ہیں کہ جس میں حالاتِ حاضرہ سے متعلق اکثر حالات کا احاطہ کردیا گیا ہے۔

اختتامی بیان

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی ﷺ پر صلاۃ وسلام کے بعد عرض ہے کہ علما مسلمین کے عالمی اتحاد کی مجلس امناء نے اپنے حالیہ اجلاس منعقدہ بیروت (لبنان) میں اُمتِ مسلمہ آج کل جن حالات سے دوچار ہے، ان کا تفصیلی جائزہ لیا اور بحیثیتِ اہل علم اور بربنائے نصیحت اور رہنمائی اُمت کے تمام طبقات اور خاص طور پر حکام اور عوام کے سامنے ان اُمور کا بیان کرنا ضروری سمجھا:

(۱) علمائے مسلمین کا عالمی اتحاد اُمتِ اسلامیہ کو انتہا پسند صہیونی یہودیوں کی جانب سے مسجدِ اقصیٰ کو لاحق اُن خطرات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے جو اِن جنونی شرپسندوں کے عبادت کے بہانے زبردستی مسجد میں داخل ہونے اور وہاں قابض ہوجانے کی صورت میں پیدا ہوسکتے ہیں اور جس کے نتیجے میں وہ اپنے ناپاک ارادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مسجد اقصیٰ کو شہید کرکے اُس کے کھنڈرات پر اپنے مزعومہ ہیکل کی تعمیر کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔ اتحاد، بیت المقدس سے متعلق ان تنظیموں کے اس بیان کی بھرپور تائید کرتا ہے کہ اس نئی صہیونی سازش سے مسجدِ اقصیٰ کو بچایا جائے، اور اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی حفاظت کرنا تمام مسلمان تنظیموں، حکومتوں اور اقوام کا فرض ہے بلکہ مسجدِ اقصیٰ کی حفاظت کے لئے ہر مسلمان کو

دامے، درمے، سخنے اُٹھ کھڑا ہوجانا اب فرضِ عین کی حیثیت رکھتا ہے۔ اتحاد اُمت کے تمام علما، مبلغین، مفکرین اور اہل دانش سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں، اُمتِ مسلمہ کو مسجد اقصیٰ کو لاحق اس خطرے سے بخوبی باخبر کریں اور اس گھناؤنی صہیونی سازش کا یک جسم و جان ہوکر مقابلہ کرنے پر آمادہ کریں۔ اتحاد ان تمام ممالک اور عالمی تنظیموں سے جو اس مسئلہ سے تعلق رکھتی ہیں، اپیل کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق اور ان کے متبرک مقامات پر کسی قسم کے ظلم میں شریک نہ ہوں، کیونکہ یہی حق کا تقاضا ہے اور اسی طرح ان کے اپنے مفادات کا بچاؤ بھی ہوسکتا ہے اور عالم اسلامی سے ان کے تعلقات بھی برقرار رہ سکتے ہیں۔

۲ جس طرح سے فلسطینی انتہائی بہادری سے اپنے موقف کا دفاع کررہے ہیں، وہ ان بہترین اور قابل تکریم معرکوں کی یاد دلاتا ہے جو ماضی اور حال میں اس اُمت کا شعار رہا ہے، ان کا یہ دفاع ناجائز قبضے کے مقابلے میں ایک شرعی اور قانونی حق بنتا ہے جسے نہ صرف اسلام بلکہ ساری دینی شریعتیں جائز قرار دیتی ہیں اور جس کے جائز ہونے کا اقوامِ متحدہ کی بیشتر قراردادوں میں بھی ذکر ہے، اب ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حسب استطاعت ان کی امداد کرے۔ فلسطینیوں کی مزاحمتی تحریک تعریف و تحسین کی مستحق ہے کہ دوسروں سے معاملہ کرتے وقت اس نے خوب معاملہ فہمی اور بُردباری کا مظاہرہ کیا ہے اور فلسطینیوں کی صفوں میں داخلی یا خارجی طور پر کسی قسم کی تفرقہ بازی سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اتحاد مزاحمتی تحریک کے تمام فریقوں کو شاباش دیتا ہے کہ اُنہوں نے آپس میں خونریزی کو حرام قرار دے رکھا ہے اور مسئلہ فلسطین کے ضمن میں وطن اور اسلام کے مسلمہ اُصولوں کی پاسداری کی ہے۔ اتحاد اُنہیں اسلام کے حکم سے فتح اور مکمل آزادی کے حصول تک اس موقف پر ثابت قدم رہنے کے لئے دُعا گو ہے۔

۳ اتحاد اُمتِ مسلمہ کے تمام افراد کو اس بات کی طرف دعوت دیتا ہے کہ ہر طرف سے ہونے والی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ خوب سے خوب تر استعداد پیدا کریں کہ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ ﴾ (النساء:۷۱)

''اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان مہیا کرو۔''

دشمنانِ اسلام ہر طرح سے اسلام کے خلاف کام کررہے ہیں۔ اُن کا بس نہیں چلتا کہ اسلامی شعائر، نشانات اور متبرک مقامات کو کسی سبب یا بغیر کسی سبب کے نشانۂ تضحیک بناتے

www.KitaboSunnat.com

رہیں۔ انہی دنوں عالمی اور امریکی میڈیا نے گوانتاناموبے میں قرآنِ کریم کی بے حرمتی کے واقعات نقل کیے ہیں جس سے صراحۃً مسلمانوں کی مقدس ترین متاع کی بے حرمتی، تمام دنیا میں مسلمانوں کے جذبات کی اشتعال انگیزی اور اُن اخلاقی اقدار کی توہین کی غمازی ہوتی ہے کہ جس کے بارے میں دو صاحبِ عقل اختلاف نہیں کرسکتے۔ اتحاد امریکی ذمہ دار افراد سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملہ کی فوری تحقیق کی جائے، جلد از جلد اس تحقیق کے نتائج کا اعلان کیا جائے، اس مجرمانہ فعل کے مرتکب حضرات کو قرارِ واقعی سزا دی جائے اور اس افسوسناک واقعہ پر تمام مسلمانوں سے معافی مانگی جائے۔ اتحاد ان کوششوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو عالم اسلام کے مختلف ممالک میں سرکاری اور عوامی طور پر اس واقعہ کی مذمت کے لئے کی گئیں۔ اتحاد امریکی سپاہ کی اُن حرکتوں کی بھی شدید مذمت کرتا ہے جو انھوں نے گوانتاناموبے اور ابوغریب کی جیلوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی ضمن میں کی ہیں اور ان انسانیت سوز حرکتوں کا ارتکاب کرنے والوں کا مؤاخذہ اور انہیں سزا دینے کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔

۴ اتحاد اقوامِ متحدہ کی حقوقِ انسانیت سے متعلق ذیلی کمیٹی کی اس تاریخی قرارداد کو خوش آمدید کہتا ہے کہ جس میں اسلاموفوبیا کے ضمن میں کی گئی تمام کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کی شدید ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے اور اس نسلی اور عنصری ظلم و بربریت کی مذمت کی گئی ہے جو اس جنگ کا حصہ بن چکا ہے، جسے مغربی ممالک نے دہشت گردی کو مٹانے کی آڑ میں مسلمانوں پر مسلط کیا ہوا ہے۔

اس موضوع کو اُٹھانے پر اتحاد، او آئی سی (OIC) کے قابل تکریم موقف کی تعریف کرتا ہے اور اُن اسلامی ممالک کی بھی جنھوں نے یہ موقف اپنایا اور ان کی اس بات کی بھی تائید کرتا ہے کہ دین اسلام کو اس طرح پیش کرنا کہ جس میں شدت پسندی کا دخل ہو اور جس کے ڈانڈے دہشت گردی سے جوڑے جاسکیں، دین اسلام کی صحیح تصویر کو بگاڑنے اور نفرت کی ثقافت کو اُجاگر کرنے کے مترادف ہے اور جس کی بنا پر مسلمان مزید زیادتیوں کا نشانہ بنتے ہیں اور ان کی عبادت گاہیں اور قابل احترام جگہیں پچھلے دنوں بار بار غارت گری کا شکار بنتی رہی ہیں۔

اتحاد، امریکہ، کینیڈا اور یورپین یونین کے ممالک کا اس قرارداد سے اس بنا پر موافقت نہ کرنے پر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ یہ قرارداد بقول ان کے اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان اور مذہبی گروہوں کا احاطہ نہیں کرپائی حالانکہ وہ بھول جاتے ہیں کہ 'سامیت دشمنی' کے نام پر وہ

www.KitaboSunnat.com

خود ایک جانبدارانہ موقف اختیار کئے ہوئے ہیں اور اس طرح ایک دُہرے معیار کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

❺ اتحاد پوری دلچسپی کے ساتھ پوپ بنی ڈکٹ (XVI) کے مختلف ادیان کے مابین مذاکرات کے اُصول کو اپنانے سے متعلق بیان سے آگاہ ہے اور ہر اُس شخصیت کو خوش آمدید کہتا ہے جو باہمی بات چیت کی حامی ہے اور ہر ممکن وسیلہ کو بروئے کار لاکر بنی نوعِ انسان کے مابین نفرت اور کراہت کو دور کرنے کے لئے کوشاں ہو، اور یورپ کے اُن کیتھولک کارڈینل کی دعوت کو بھی خوش آمدید کہتا ہے کہ جس میں اسلام اور عیسائیت کو پیش آمدہ تمام چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو مستقبل کا حلیف قرار دیا گیا ہے کہ جن میں سب سے بڑا چیلنج وہ موجودہ طرزِ حیات ہے جو نہ صرف مادّیت میں پوری طرح غرق ہے بلکہ اُن تمام اخلاقی اقدار اور ضابطوں سے بھی مادر پدر آزاد ہے کہ جو تمام ادیان کے نزدیک مسلمہ اُصولوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اتحاد اُن قابل احترام کارڈینل (پادری) حضرات کی اس رائے کو قابل قدر نگاہ سے دیکھتا ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ مل کر کام کرنا نہ صرف یورپ میں بلکہ تمام عالم اسلام میں امن قائم کرنے میں بڑا مددگار ثابت ہوگا۔

❻ اتحاد، بین الاقوامی کانفرنس کے اتحادِ اسلامی کے موضوع پر طہران (اسلامی جمہوریہ ایران) میں منعقدہ اٹھارویں اجلاس کے اختتامی بیان کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور خاص طور پر اس تجویز کو کہ بین الاقوامی سطح پر مسلم مفکرین کے مابین تعلقات اور تعاون کے طریقوں کو مزید مضبوط بنایا جائے تاکہ اُمت کے مسائل کا حل نکالا جاسکے، مسلم ممالک کے وسائل نشرواشاعت کی مناسب رہنمائی کی جاسکے اور جدید سے جدید معلومات کا ساتھ دینے کے لئے اُن کے معیار کو بلند کیا جاسکے اور اسلام کے خلاف میڈیا میں پھیلائے گئے افکار کا منہ توڑ جواب دیا جاسکے اور ایسے ہی وہ کانفرنس کی اس تجویز کو بھی خوش آمدید کہتا ہے کہ عالم اسلام میں جہاں کہیں بھی غیر ملکی قبضے کے خلاف اسلامی مزاحمتی تحریکیں جاری ہیں، اُن کی مدد کی جائے اور تمام ایسے مخلص حضرات کے نام اس دعوت کو بھی سراہتا ہے کہ وہ اُن منفی طرزِ سلوک کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کی کوشش کریں کہ جن میں اسلامی تحریکات مبتلا ہوسکتی ہیں اور جن میں فکری اور عملی انتہا پسندی اور بلامنصوبہ بندی عمل بھی شامل ہے کہ جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

❼ اتحاد، عراق اور فلسطین میں قابض فوجوں کی ان تمام گھناؤنی حرکات کی شدید مذمت

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے کہ جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اور جو دورانِ جنگ شہریوں، طبی امداد دینے والوں اور جنگی قیدیوں سے متعلق تمام معاہدوں اور خاص طور پر جنیوا کنونشن کی کھلی کھلی خلاف ورزی پر مشتمل ہیں اور ایسے ہی ان کے ان کرتوتوں کی بھی جن میں بین الاقوامی قانون کے علیٰ الرغم ممنوعہ اسلحہ کا استعمال، گھروں، پبلک عمارتوں، مساجد، گرجوں اور دیگر معابد کو نشانہ بنانا، ملک کے بنیادی ڈھانچہ کو تباہ کرنا، فصلوں اور حیوانات کو برباد کرنا، مساجد کے اندر زخمیوں کو تہ تیغ کرنا، مصیبت زدہ افراد تک مدد پہنچنے میں حائل ہونا، ہسپتالوں پر اندھا دھند بمباری کرنا اور طبی امداد دینے والوں کو اپنے انسانی فرائض کی بجا آوری سے روکنا بھی شامل ہیں۔

❽ اتحاد، عراق کے تمام فرقوں اور جماعتوں کو باہمی رسہ کشی اور خانہ جنگی کے فتنہ سے بچاؤ کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ مناسب وسائل بروئے کار لاتے ہوئے ارضِ عراق کو قابض فوجوں سے پاک کرنے کے لئے یکجا مزاحمت کی جاسکے جو کہ ان تمام اقوام کا دینی اور قانونی حق ہے جو غیر ملکی قبضے کا شکار ہوچکی ہوں اور یہ وہ حق بھی ہے کہ جسے بین الاقوامی معاہدات اور اقوامِ متحدہ کی آشیرباد بھی حاصل ہے۔

عراقی عوام کا عمومی طور پر اور وہاں کے مفکرین اور علما کا خصوصی طور پر یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ان گروہوں سے باخبر رہیں جو اسلام اور اہل اسلام کو اور مزاحمتی تحریک کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ قومی سطح پر مزاحمتی تحریک کو ایسی تمام کوششوں کی مذمت کرنا چاہئے اور ان کے ایجنٹوں سے خبردار کرنا چاہئے۔ اتحاد، تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عراقی عوام کی دامے، درمے، سخنے پوری پوری مدد کریں اور ناجائز قبضہ کو جلد از جلد ختم کرانے اور ارضِ عراق کو ایک وحدت میں پروئے جانے کے مقاصد کو بروئے کار لانے میں ان کی ہم نوائی کریں۔

❾ اتحاد، اُمت کے تمام فعال عناصر کے درمیان مکمل مصالحت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ وہ عناصر ہیں جن کا تعلق عوام سے بھی ہے اور حکام سے بھی، ان میں علما اور مبلغین بھی شامل ہیں اور مختلف جماعتیں اور تنظیمیں بھی۔ اور اس کی بنیادوں میں شامل ہے، حقوق کی کفالت، آزاد فضا کا قیام، میدانِ مشارکت میں وسعت پذیری کا ہونا اور اقوال واعمال میں پُرامن طریق کو اپنانا۔ اتحاد، اصلاحِ امت، دعوت الی اللہ اور اُمت کے دینی اور وطنی مسلمہ قواعد اور اُصولوں کے پابند ہونے اور ان کا دفاع کرنے میں علما کے کردار کی اہمیت کو اُجاگر کرتا ہے کہ ان کے فعال ہونے سے اُمت اس قابل ہوتی ہے کہ وہ اپنے مقصدِ حیات کو

www.KitaboSunnat.com

صحیح طریق سے انجام دے سکے اور ان لوگوں کا راستہ کاٹ سکے جو اس کی خانہ بربادی کے لئے کوشاں ہیں۔

١٠ اتحاد، اس ضروری امر کو انتہائی تاکید کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہے کہ اسلامی ممالک کو اپنے سیاسی، اقتصادی اور اجتماعی نظام اور اپنے تعلیمی اور تربیتی مناہج کی اس طرح اصلاح کرنی چاہیے کہ اس کا ماخذ اُمت کے مسلمہ قواعد اور اُصول ہوں، تمدنی خصوصیات اور ثقافتی اقدار کا لحاظ رکھا گیا ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے تاریخی وتکوینی مراحل اور دینی و وطنی اقدار پر آنچ نہ آتی ہو اور نہ ہی کسی بیرونی ہدایت کی بُو آتی ہو۔

١١ اتحاد اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ ساری کی ساری اُمت، چاہے وہ رعیت ہو یا حکومت، جسدِ واحد کی طرح اُن تمام حکومتوں پر دباؤ ڈالیں جو اپنے مسلمان شہریوں پر عرصۂ حیات تنگ کئے ہوئے ہیں اور جو آئے دن اسلامی شعائر کی اور مسلمانوں کے احساسات کی توہین کرتی رہتی ہیں اور جن میں خاص طور پر چیچنیا، کشمیر، برما، تھائی لینڈ، فلپائن اور چند دوسرے ممالک سرفہرست ہیں تاکہ ان ملکوں کے مسلمان شہری اپنے حقوق کامل طریق پر حاصل کرسکیں کہ جن میں آزادی رائے، دینی شعائر کی ادائیگی اور مسلم اکثریتی علاقوں میں رائے دہی برائے آزادی کے حقوق شامل ہیں۔

١٢ اتحاد، لبنانی عوام کو ان اندرونی اور بیرونی سازشوں کے مقابلہ کے لئے ایک صف میں کھڑا ہونے کی اپیل کرتا ہے جو اس کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور اس کی قوت کو زک پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں اور انہیں اس قابل تعریف لبنانی مزاحمتی تحریک کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے کی دعوت دیتا ہے کہ جس نے صہیونی دشمن کے چھکے چھڑا دیے اور ارضِ لبنان کے بڑے حصے کو آزاد کرا لیا۔ اتحاد کی نظر میں اس وقت تمام لبنانیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ گروہی انتشار چاہنے والوں اور داخلی طور پر فتنہ کھڑا کرنے والوں کے سامنے پوری قوت کے ساتھ سینہ سپر ہوجائیں تاکہ لبنان اہل لبنان کے لئے ایک شریفانہ اور آزاد وطن کا اور تمام اہل عرب کے لئے ایک محفوظ قلعہ کا رُوپ دھار سکے۔

اور آخر میں ہماری ایک ہی پکار ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

صدر اتحاد

ڈاکٹر یوسف القرضاوی

www.KitaboSunnat.com